

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز سوموار مورخہ 12 اکتوبر 2015ء بمطابق 27 ذی

الحج 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب مسند نشین، شوکت علی یوسفزئی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

فَأَسْتَقِمْ كَمَا أَمَرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ O وَلَا تَزْكُتُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا  
فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ O وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي الشَّهَارِ وَزُلْفَا  
مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّكِرِينَ O وَأَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ  
الْمُحْسِنِينَ -

(ترجمہ): سو (اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے (اس پر) تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ تائب ہوئے ہیں قائم رہو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔ وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اور جو لوگ ظالم ہیں، ان کی طرف مائل نہ ہونا، نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں۔ اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہو گئے تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکے گی۔ اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کیلئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ اور صبر کیے رہو کہ خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ وَأَحْوَالِدَعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

جناب مسند نشین: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوال اور اس کا جواب

جناب مسند نشین: آئٹم نمبر 2، کوئسٹنر آؤر، کوئسٹن نمبر 2562، جناب شیراز خان، ایم پی اے۔  
جناب محمد شیراز: شکر یہ جناب سپیکر۔ میں ریکویسٹ کروں گا، دونوں سوالات کو اگر کل تک ڈیفیر کیا جائے  
تو میں ذرا تیاری کر لوں؟

جناب مسند نشین: کل تک آپ اس کو۔۔۔۔۔

جناب محمد شیراز: کل تک دونوں۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے۔

جناب محمد شیراز: اگلے دن تک اگر کل نہ ہو۔

جناب مسند نشین: Next session میں پھر لے لی جائے؟

جناب محمد شیراز: ہاں Next session میں سر۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، پینڈنگ۔ کوئسٹن نمبر 2563، جناب محمد شیراز خان، ایم پی اے۔

جناب محمد شیراز: سر! ان دونوں کو۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، پینڈنگ کرتا ہوں۔

جناب محمد شیراز: سر! مہربانی، شکر یہ سر۔

جناب مسند نشین: کوئسٹن نمبر 2056، مولانا مفتی فضل غفور صاحب!

\* 2056 \_ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر کھیل و سیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہڈانے بجٹ 15-2014 میں کالام سوات وغیرہ سمیت مختلف مقامات

کے سیاحتی فروغ کیلئے ایک خطیر رقم مختص کی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بونیر کا سوات کے ساتھ ملحقہ علاقے وادی گوکنڈ، راجگلی، کلیل کنڈاؤ اور

ایلم کڑا کڑ کے حسین اور پرکشش دل فریب مناظر سے صوبہ بھر کے سیاح لطف اندوز ہو رہے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت مذکورہ مقامات کے سیاحتی فروغ کیلئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اور ان علاقوں کی ڈیولپمنٹ اور سیاحتی فروغ کیلئے کتنی رقم کی منظوری دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب امجد خان آفریدی (مشیر کھیل و سیاحت): (الف) جی ہاں، یہ بات درست ہے کہ محکمہ ہڈانے بجٹ 2014-15 میں کلام سوات وغیرہ سمیت مختلف مقامات کے سیاحتی فروغ کیلئے ایک خطیر رقم مختص کی ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ بونیر کا سوات کے ساتھ ملحقہ علاقے وادی گوکنڈ، راجگلی، کلیل کنڈاؤ اور اہلم کڑا کڑ کے حسین اور پرکشش دل فریب مناظر سے صوبے کے سیاح لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ (ج) محکمہ سیاحت مذکورہ مقامات پر سیاحتی فروغ کیلئے اقدامات اور پلاننگ کر رہا ہے جس میں مذکورہ مقامات پر ایک سیاحتی ترقیاتی فیڈ بیلٹی سٹڈی کی تیاری اولین فوقیت ہے تاکہ آنے والے مالی سال میں ان مقامات پر سیاحتی ترقی کیلئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ کوئٹہ نمبر 2056، دا خو جی ہغہ زہرہ قصہ دہ، ہغہ بلہ ور خنی تاسو پخپلہ بانڈی کتلہ وہ خو ماشاء اللہ پہ شپہ شپہ کبئی تبدیلی راغلی دہ، دیر زیات خوشحالہ شومہ حکہ ہغہ بلہ ورخ یو شان جواب وو او نن بل شان جواب دے، تبدیلی آ نہیں رہی، تبدیلی میرے خیال میں آگئی ہے۔ میرا جواب دو صرف، خو۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: آپ جواب سے مطمئن ہیں یا نہیں؟

مولانا مفتی فضل غفور: نہیں، ہغہ بلہ ورخ یو شان جواب وو جی، اوس بل شان جواب دے۔

جناب مسند نشین: آپ سپلیمنٹری کرنا چاہتے ہیں تو منسٹر صاحب اس کا جواب دے دیں گے۔

مولانا مفتی فضل غفور: جی زما ریکویسٹ دا دے جی چہ دغہ تہ ئے وراولبرئی، ستینڈنگ کمیٹی تہ، ہلتہ بہ ئے پورہ چہان بین او کپرو۔

جناب مسند نشین: منسٹر سپورٹس!

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! دیکھنی زما یو ضمنی کوئسچن دے۔

جناب مسند نشین: ہم دی حوالی سرہ دے جی؟

مفتی سید جانان: او، او، جی۔

جناب مسند نشین: جی، مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، سوال نہ مخکبني یوہ خبرہ کوم۔ یو طالب وود مدرسې، د هغه نه چا تپوس او کړو چې څنگه سبقونه روان دی، هغه او وئیل چې الحمد لله ډیر بنه روان دی، کله زه نه یم او کله استاد نه وی او چې کله یو ځای ته شو نو بیا د جمعې شپه وی۔ دا هم هغه معامله ده، کله منسیران نه وی او کله مونږه نه یو، کله بیا شیراز خان وائی چې دا د بل وخت ته بوتلې شی۔ سپیکر صاحب! زه دا گزارش کوم چې پرون ایجنډا، هغه بله ورځ چې مونږ ته کومه ایجنډا ملاؤ ده، هغې کبني د دغې سوال یو شان جواب راغله دے او بیا نن زمونږه میزونو باندي کومه ایجنډا پرته ده، دیکبني د سوال بل شان جواب راغله دے، دا د دغې ایوان استحقاق دے، زه دا گزارش کوم چې دا څومره ادارې، څومره محکمې دا جرات کوی، غلط بیانی کوی، زما به دا گزارش وی دا استحقاق کمیټی ته واستوی چې دا څوک دغې ایوان ته د هوک وړ کوی؟ یوه ورځ د یو سوال جواب یو شان راشی او په بله ورځ هم د هغه سوال جواب بیا بل شان راشی۔

جناب مسند نشین: جانان صاحب! بنه به دا وی چې سپورټس منسیر صاحب ناست دے چې هغه دی باره کبني Explain کړی۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: اسی کے بارے میں کرنا ہے آپ نے؟

جناب عبدالستار خان: جی۔

جناب مسند نشین: مائیک ورتہ آن کړی۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یوسر۔ جناب سپیکر! اس سوال کا جز (الف) جو ہے، یہ پورے صوبے سے متعلق ہے صرف سوات یا بونیر کی بات نہیں ہے، اس میں سوات وغیرہ سمیت مختلف مقامات کے سیاحتی فروغ کیلئے ایک خطیر رقم مختص کی ہے، اس پر کل بھی بات ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، چونکہ ہمارے 2013 کے بعد آج تک خصوصاً اس ٹورازم سیکٹر میں جو ڈیولپمنٹل پروگرام تھے ہمارے، اس میں آج تک میرے اندازے کے مطابق بحیثیت چیئرمین سٹیٹنگ کمیٹی آن ٹورازم سپورٹس، آج تک کہیں پر بھی ایک پراجیکٹ پر ایک پیسہ خرچ نہیں ہو سکا ہے تو اس لحاظ سے میں بھی یہ گزارش کروں گا، میرے اپنے حلقے میں سوپٹ ڈیولپمنٹ پراجیکٹ تھا، اس میں دو تین ریستورنٹس تھے، سوات میں تھے، کالام میں تھے، کاغان میں، کاغان چیئر لفٹ جو ابھی تک، آج تک اس پر کام نہیں ہو سکا ہے۔ تو یہ ایک پورے اس سیکٹر کا ایک بہت بڑا صوبائی مسئلہ ہے، اس کو میں بھی ایک تجویز پیش کروں گا کہ آپ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں، متعلقہ محکمے کے لوگوں کو بلا کر اے ڈی پی جو جٹ ہے، اس پر ہم تفصیلی اس کو Examine کریں۔

جناب مسند نشین: عبدالستار صاحب! میرے خیال سے پہلے منسٹر صاحب کا جواب سن لیں، اس کے بعد پھر آپ جو بھی، جی منسٹر فار سپورٹس، امجد آفریدی!

مشیر کھیل و سیاحت: مہربانی سپیکر صاحب۔ دوئی کونسنجن بالکل تھیک دے او د دے جواب مونبر ور کرے دے، کہ دوئی ترینہ مطمئن نہ وی، 15-2014 کبھی د دوئی چہی کوم بونیر سرہ ملحقہ علاقہ جات دی، دا ہم اوس مونبرہ لکیا یو د دے سروے شروع دے او د دے سرہ سوپٹ ویلی لکھ خہ رنگی ممبر صاحب او ویل سوپٹ ویلی دے، کمرات ویلیز دی، دا توہل 24 ویلیز دی خود دے فزیبلٹی سٹیڈی شروع دے، چہی خہ رنگہ فزیبلٹی سٹیڈی کمپلیٹ شی، بیا بہ پہ دے باندی ان شاء اللہ کہ خیر وی، نور چہی د دوئی خہ مسئلہ وی، ہغہ بہ ہم بیان کری، دا پہ پائپ لائن کبھی دی او زتر زرہ بہ ان شاء اللہ پہ دے باندی کار شروع شی جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: میرے خیال سے بس ہو گیا، اگر آپ نے کچھ، جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: نہ جی، خہ او شو، ما خو واوری کنہ جی؟

جناب مسند نشین: دیکھیں، جو کل جو کونسن آيا تھا، اس میں بونیر کا ذکر نہیں تھا، آج کے کونسن کو انہوں نے کمپلیٹ کر کے بھیجا ہے۔ اگر آپ کو اس پر کوئی اعتراض ہے تو منسٹر صاحب اس کا جواب دے دیں گے، میرے خیال سے اس میں کوئی زیادہ یقین دہانی ہو گئی ہے۔

مفتی سید جانان: زہ جی۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جانان صاحب!

مفتی سید جانان: زہ تاسو نہ دا، تاسو خپلہ انصاف او کړئ، مونږه پریردوئ۔ اوس دا اسمبلی ده که دا هسې يو ځائې دے، بس نن به يو جواب راځي او دوه گهنټې بعد به بيا بل جواب راځي او دوه ورځې بعد به بيا بل راځي۔ که دا تاسو ته انصاف بنکاري، تاسو د دغې ايوان تو هين نه گنړئ، مونږه خو پریرده خو زه سپيکر صاحب! گزارش کوم، دا د دغې ممبرانو تو هين دے، دا محکمې تاسو ولې داسې آزادي پریردوئ چې هر څوک به په خپله خوبنه باندې جوابونه ورکوي؟

جناب مسند نشین: جی منسٹر سپورٹس! امجد آفریدی۔

مشیر کھیل و سیاحت: جی که چرې داسې څه Clerical mistake شوے وی، هغې نه زه داسې څه خبر نه یم، بلکه زه به ډیپارٹمنٹ نه دې باره کښې پښتنه هم او کړمه چې دا Mistake ولې شوے دے۔

جناب مسند نشین: تاسو دوئ سره کښیناستے شئی؟

مشیر کھیل و سیاحت: که دا چا دانسته کړے وی جی د هغوی خلاف به کارروائی او کړو، نور که دوئ دیکښې نور څه ضمنی کونسن وی، هغه د او کړی، مونږ هغې ته تابعدار یو جی۔

مشیر کھیل و سیاحت: میرے خیال سے اگر آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

مشیر کھیل و سیاحت: بالکل بیٹھ جاتا ہوں جی۔

جناب مسند نشین: وقفے کے دوران آپ بیٹھ جائیں، یہ سارے معاملات طے کر لیں تو میرے خیال سے اتنا ایشو نہیں ہوگا۔

مشیر کھیل و سیاحت: وقفے کے دوران بیٹھ جاتا ہوں، وقفے کے دوران میں بیٹھ جاتا ہوں، جی منتخب ممبران کے ساتھ ابھی بیٹھ جاتے ہیں جی۔

جناب مسند نشین: جی جی، فضل غفور صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! د د پ ناستی د پارہ او د د پ یو خیز د Thrash out کولو د پارہ دا ستینڈنگ کمیٹی جو رہ وی، دوئی پکنہی بہ ہم تشریف فرما وی او چیئرمین صاحب بہ ہم وی او زہ بہ ہم یم، نو دا پبنتنہ بہ لبرہ او کرو چہ دریم کال دے د د پ صوبہ پہ د پ وسائلو کنبہ پہ تورا زم د پپارٹمنٹ کنبہ د بونیر حصہ نشتنہ دے، کہ نہ دا بونیر د د پ صوبہ حصہ نہ دہ؟ دا تپوس بہ لبرہ او کرو، لبرہ پبنتنہ بہ او کرو او دے کہ مونبر لہ د ماشومانو پہ شان تسلی را کوی پہ فزیبلٹی سٹیڈی با ندی۔۔۔۔

جناب مسند نشین: فضل غفور صاحب! میرے پاس تو اور کوئی چارہ نہیں ہے، اگر آپ اس کو ایوان میں کرنا چاہتے ہیں، وہ بھی ہو سکتا ہے، اگر آپ ان کی بات ماننا چاہتے ہیں۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: فزیبلٹی سٹیڈی خو جی مونبرہ پیژنو، دا خہ نوے خیز خو ما تہ نہ بنکاری جی۔

جناب مسند نشین: تو وہ بھی ہو جائے گا تاکہ اس کا کوئی حل نکل آئے۔

مولانا مفتی فضل غفور: دا تاسو ستینڈنگ کمیٹی تہ ورا ولیبری، ز مونبرہ بہ د دوئی نہ دا گزارش وی۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر فار سپورٹس، کیونکہ میرے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں ہوگا، میں پھر ایوان میں۔۔۔۔

مشیر کھیل و سیاحت: ان کے ساتھ میں بیٹھ جاتا ہوں، اگر ان کو ابھی بیٹھ جاتے ہیں، ایسا کوئی ایشو نہیں ہے جی، وقفے میں بیٹھتے ہیں، ٹھیک ہے، میں ان کی تسلی کر دیتا ہوں، ابھی بیٹھنا چاہتے ہیں، میں ان کی تسلی کرا دیتا ہوں۔

جناب مسند نشین: تھیک دہ۔

مولانا مفتی فضل غفور: تھیک دہ جی، زما د منسیر صاحب پہ خبرہ باندی اعتماد دے  
جی او کنبینو بس او ان شاء اللہ پہ دہ باندی بہ خبرہ او کرو۔ چلو، بہت شکر یہ۔

### اراکین کی رخصت

جناب مسند نشین: آئٹم نمبر 3: معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں: جناب محمد زاہد درانی صاحب، ایم پی اے 12-10-2015؛ جناب اعظم خان درانی، ایم پی اے 12-10-2015؛ ملک شاہ محمد خان وزیر، سپیشل اسسٹنٹ ٹو وزیر اعلیٰ 12-10-2015؛ جناب عزیز اللہ خان، ایم پی اے 12-10-2015؛ الحاج ابرار حسین، 12-10-2015؛ سردار ظہور احمد صاحب، ایم پی اے 12-10-2015؛ محترمہ نسیم حیات صاحبہ، ایم پی اے 12-10-2015؛ سردار ارنگزیب نلوٹھا، ایم پی اے 12-10-2015؛ محترمہ رومانہ جلیل، ایم پی اے 12-10-2015؛ محمود احمد خان بیٹی، ایم پی اے 12-10-2015. Is it the desire of the House that the leave may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The leave is granted.

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب!

جناب مسند نشین: شاہ حسین صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سپیکر صاحب، زہ خکہ پاخیدم چہ یو خو ایجنڈا لبرہ نسبتاً نن کمہ دہ، بل تاسو پہ دہ چیئر باندی ناست یئ نو ما وئیل چہ ستاسو د موجود گئی نہ فائدہ واخلم۔

جناب مسند نشین: نو دا بنہ بہ نہ وی چہ اول دا ایجنڈا پورہ کرو، بیا د ہغی نہ پس۔

محمود جان صاحب!

جناب شاہ حسین خان: زما تہول یو منت نہ لگی، تہوتل بہ یو منت لگی جی۔

جناب مسند نشین: جی۔

جناب شاہ حسین خان: داسی وہ جی چہ مونبرہ دلته کنبی چہ قراردادونہ وفاقی حکومت تہ لیرو، ہغہ قراردادونو باندی ہلتہ چہ عملدرآمد نہ کیری، بیا دلته

کبني اسمبلي کبني مونزه شور کوؤ چي يره د اسمبلي نه قرارداد پاس شي او هغه قرارداد باندې وفاق کبني عملدرآمد نه کيري خو مسئله دا ده جي چي زمونڊي صوبه کبني، چي کله د صوبي د حکومت نه چي غوبنتنه په يو قرارداد کبني او کړو نو پکار دا ده چي په هغه قرارداد باندې خو عملدرآمد کيدے او دیکبني تقريباً دوه مياشتي تائم وي۔ دا يو قرارداد وو د صوبائي پلاننگ افسرانو باره کبني چي دوي له کيدر ورکړي او هغه قرارداد په دې اسمبلي کبني متفقہ طور باندې پاس شو، نن ئے تقريباً څه شپږمه مياشت ده، اسمبلي سيکرټريټ مختلف هغه کوم متعلقه ډيپارټمنټس وو، هغې ته ئے ليرلے هم دے، بيا دیکبني د چيف منسټر آرډر زهم دي، د سپيکر صاحب خطونه پکبني هم شته خو شپږ مياشتي او شوې، په هغې باندې اوسه پورې عملدرآمد اونشو، پکار ده چي دا عملدرآمد په دوه مياشتو کبني شوي وے۔ بيا جي دیکبني داسي وه چي په دې باندې څه خرچہ هم نه راتله چي د صوبائي حکومت خرچہ پرې راتله، بيا دیکبني دې نور کيدر والا ته څه نقصان هم نه وو، څه د نوي قانون سازي ضرورت پکبني هم نه وو۔ يو قرارداد وو او دې اسمبلي متفقہ پاس کړو، شپږ مياشتي او شوې په هغې باندې عملدرآمد نه دے شوي، تاسو ته دا درخواست کوم چي تاسو رولنگ ورکړي يا منسټر صاحب د لاء ناست دے، هغه د جواب را کړي، که د هغه جواب مناسب وو، بڼه وو، دا هاؤس پرې مطمئن شو نو تهپيک شوه بيا به تاسو رولنگ ورکړي چي دا ډيپارټمنټ په دې متعلقه قرارداد باندې عملدرآمد او کړي۔

جناب مندر نشين: آزييل لاء منشر!

جناب امتياز شاہد (وزير قانون): شاه حسين صاحب کي Stance کو ميں Fully support کرتا ہوں،

آپ مہرباني کر کے اس بارے ميں رولنگ پيش کریں، رولنگ ديں۔

جناب مندر نشين: دا ستاسو، دا شاه حسين صاحب! دا کله تاسو موؤ کړے دے؟ دا

تاريخ۔۔۔۔۔

جناب شاه حسين خان: دا د اپريل خبره ده جي۔

جناب مسند نشین: ڇڪه ڪه دوه مياشتو نه مخڪبني شوعے وي نو هغې ڪبني پرا بلم وو، دوه مياشتي اوشوي چي دا اوس باقاعده دا رولز جور شوي دي چي هر ڊيپارٽمنٽ به دوه مياشتي Within two months هغه به Reply ڪوي۔

جناب شاه حسين خان: جي او۔

جناب مسند نشین: او ڪه دا مخڪبني وي نو بيا خو تههڪ ده خو ڪه اوسني وي نو بيا۔

جناب شاه حسين خان: جي او، دهغې نوٽيفيڪيشن هم ما سره شته ده، زه خو دا وایمه جي چي اسمبلي سيڪريٽريٽ دا په ٽائم ليبرلے ده، ده ڊي ڄائي نه دا پاس شوعے ده بيا اسمبلي سيڪريٽريٽ، هلته ڪبني ڊيپارٽمنٽ شيپر مياشتي اوشوي جواب ئے نه ده راکري۔

جناب مسند نشین: دلته ٽول ڊيپارٽمنٽس والا ناست دي، منسٽران صاحبان ناست دي، پڪار ده چي په ڊي باندي، ڇڪه چي دا ٽولو نه غٽ دهغه ده، فورم دا ده چي دلته يو شه Decide شي يا غوبنٽنه اوشي، پڪار ده چي په هغې باندي Implementation هم اوشي۔ نو ڪوم منسٽرز صاحبان دلته ناست دي، دهغوي ڊيپارٽمنٽس دي، هغوي ده انسٽرڪشنز ورڪري او ڪه نه وي دلته نه انسٽرڪشنز ورڪوؤ مونڙ چي ڇومره ڊيپارٽمنٽس دي چي هغوي ته ڪوم ريزوليوشن ڄي چي په هغې باندي عملدرآمد ڪيري۔

جناب شاه حسين خان: خاصڪر ده ڊي تاسو دهغه او ڪري جي۔

جناب مسند نشین: جي، مهرباني، مهرباني۔

توجه دلاؤ نوٽس ها

Mr. Chairman: Item No. 7, 'Call Attention Notices': Mr. Muhammad Asmatullah, MPA, to please move his call attention notice No. 640, in the House. Mr. Muhammad Asmatullah, MPA, please.

جناب محمد عصمت اللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپيڪر! ميں اس ايوان ڪے توسط سے وزير پي اينڊ ڊي جي توجه اس امر ڪي جانب مبذول ڪرانا چاهتا هوں اور وهه به ڪه سالانه ترقياتي پروگرام سال 2014-15 اور

2015-16 میں سکیم نمبر 611 کے تحت آٹھ عدد تھانہ جات کی تعمیر کی منظوری اسمبلی نے دی تھی۔ ان تھانہ جات میں ایک تھانہ باقاعدہ کوزپارو ڈسٹرکٹ کوہستان کے نام سے منظور ہوئی لیکن اب مسمی ارشاد خان ایس پی کوہستان لوئر اسمبلی کے فیصلے کے برعکس مذکورہ تھانے کا مقام تبدیل کرنے پر بضد ہے، لہذا متعلقہ وزیر اس معاملے کی طرف فوری توجہ دلائیں اور اسمبلی کے فیصلے کے مطابق مذکورہ منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔

جناب سپیکر، مسئلہ یہ ہے کہ یہ ہمارا 2015-16 کی اے ڈی پی ہے، اس میں صفحہ نمبر 122 پر یہ وہ تھانہ جات ہیں آٹھ جن کی اس اسمبلی نے باقاعدہ منظوری دی ہے اور یہ Ongoing program ہے، جاری سکیم ہے، بجٹ بک میں ہے تو اس میں یہ ہے کہ "F/S and Dev. of Police Infrastructure in KP Police Station Kabalgram, Chauga, Olandar, Dandai District Shangla Swari at District Buner، یہ چار شانگلہ میں ہیں، Gwaleri and Gat-Poechar at Swat. Kuz Paro Kohistan-PC-II approved on 25-09-2014" اور اس تمام پراسیس سے گزرنے کے باوجود چونکہ ان میں چھ مقامات ایسے تھے جن پر ان تھانہ جات کی تعمیر کیلئے سرکاری زمین Available تھی اور ان میں دو مقامات۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: یہ منسٹر صاحبان! ذرا اس طرف بھی توجہ دیں، میرے خیال سے بہتر ہوگا۔  
 جناب محمد عصمت اللہ: ان میں سے دو مقامات ایسے تھے کہ جن میں سرکاری زمین ان تھانہ جات کی تعمیر کیلئے Available نہیں تھی، اس میں پھر۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: عصمت اللہ صاحب! آپ کا پوائنٹ جو ہے، وہ ان کو سمجھ آگیا ہے، میرے خیال سے اگر وہ جواب دے دیں اس پہ تو۔۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: میں عرض کر رہا ہوں، میں عرض کر رہا ہوں کیونکہ Available نہیں تھی تو انہوں نے لیٹر لکھا متعلقہ۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ان کا جواب آپ سن لیں پہلے، یہ آپ کی جو ہے نالہمی بحث ہے، بس آپ نے کال اٹینشن نوٹس پیش کر دیا، ان کو سمجھ آگئی ہے، وہ جواب دے دیں، آپ سن لیں، آپ مطمئن نہ ہوئے تو پھر۔۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: تو لہذا۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: منسٹراء!

وزیر قانون: جناب سپیکر! مولانا عصمت اللہ صاحب کے کال اٹینشن پہ میں اتنی بات کرنا چاہتا ہوں کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام سال 2014-15 اور 2015-16 اے ڈی پی سکیم نمبر 611 یہ نوٹ ہے اور آٹھ عدد تھانہ جات کی تعمیر کی منظوری بھی ہو چکی ہے، تو مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی ہے کہ کون ایسا ہو سکتا ہے جو کہ اسمبلی کی ایک منظوری کے بعد باقاعدہ یہ ایک منظوری ہو چکی ہے اور کوز پاڑو ڈسٹرکٹ کوہستان کیلئے یہ تھانے کی تعمیر کی منظوری ہوئی ہے۔ تو میرے خیال میں تو اس میں شک نہیں ہے کہ ہماری حکومت پولیس میں کسی قسم کی سیاسی مداخلت نہیں کرنا چاہتی اور نہ کرتی ہے لیکن ہم یہ اختیار بھی تو کسی کو نہیں دے سکتے کہ وہ اسمبلی کے فیصلوں کو پامال کرے۔

جناب مسند نشین: آپ یقین دہانی کر رہے ہیں کہ ایسی کوئی چینجز نہیں ہیں؟

وزیر قانون: میں بالکل Agree کرتا ہوں، اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے، پتہ چل جائے گا۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، میرے خیال سے اس کے بعد تو۔۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری عرض یہ ہے جی کہ۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: نہیں، اس کے بعد پھر کیا ہوگا، میرے خیال سے عصمت اللہ صاحب!۔۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: نہیں اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ میں اگر تفصیل میں جاؤں تو اس اسمبلی کا وقت بھی ضائع ہوگا۔

جناب مسند نشین: نہیں، آپ تفصیل میں کیوں جانا چاہتے ہیں؟ جب وہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں ہے

تو۔۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: مسئلہ یہ ہے، یہ حقیقت ہے کہ وہاں یہ کیا نام ہے کراچی میں یہ عمران خان صاحب نے اپنی تقریر میں بھی، لاہور والے میں کہہ رہا تھا کہ کراچی میں ایم کیو ایم کا عسکری ونگ ہے اور پنجاب میں پولیس جو ہے وہ نون لیگ کا عسکری ونگ ہے لیکن ادھر یہ میں آپ کو باوثوق ذرائع سے اس اسمبلی کے فلور پر بتانا چاہتا ہوں کہ اور تو نہیں ہے مگر کوہستان میں یہ ایس پی ہمارے سیاسی مخالفین کا عسکری ونگ ہے،

اسلئے یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے، یہ حکومت کے ماتھے پر بھی بد نما داغ ہے، یہ ہمارے آئی جی صاحب کے ماتھے پر بھی بد نما داغ ہے، یہ ہمارے ڈی آئی جی صاحب کے ماتھے پر بھی بد نما داغ ہے، اسلئے میں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: عصمت اللہ صاحب! میرے خیال سے منسٹر صاحب نے آپ کو یقین دہانی کرا دی ہے، اس ایوان کے اندر یقین دہانی کرا دی ہے، اس کے بعد میرے خیال سے اس پہ تقریر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: شاہ فرمان، شاہ فرمان۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! اگر اے ڈی پی کے اندر منظوری دیتے ہوئے مقامات کو ظاہر کیا گیا ہے کہ ان ان مقامات کے اوپر یہ پولیس سٹیشنز ہوں گے، اگر یہ اے ڈی پی کے اندر کلیئر ہے تو پھر اس کے اندر تبدیلی تو ہو نہیں سکتی کیونکہ اے ڈی پی سکیم ہے اور یہ اسی مقام کے اوپر ہوگی، اگر ایسا نہیں ہے اور مقام کی بات ہے تو اس کے اوپر Consensus develop کیا جاسکتا ہے، سب کو اعتماد میں لے کے اس کے اوپر بات کی جاسکتی ہے۔ پولیس کا پوائنٹ بھی سن لیتے ہیں، ان کا بھی سن لیتے ہیں۔ یہ چاہے گورنمنٹ کا ایم پی اے ہو، چاہے اپوزیشن کا ایم پی اے ہو، کسی ایم پی اے کی خواہش کے اوپر نہیں ہو سکتا، جو ضرورت ہے جہاں پر اور سب کے Consensus سے ہوں گے، پولیس سے بھی Input لی جائے گی کیونکہ سیکورٹی ان کی ذمہ داری ہے۔ اگر ان کی ذمہ داری ہے تو ان سے Input لے کر ان پہ بات، اگر اے ڈی پی کے اندر مقامات کلیئر ہیں تو اس کے اوپر تو بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے، وہ تو کوئی نہیں چنچ کر سکتا لیکن اگر Apprehension کے اوپر بات ہے، ویسے ہی تحفظات ہیں کہ اگر ایسا ہوا تو ایسا ہوگا تو میرے خیال میں تو مفروضوں کے اوپر بات نہیں کرنی چاہیے، یہ بالکل کلیئر ہے۔

جناب مسند نشین: میرے خیال سے عصمت اللہ صاحب! دو منسٹروں نے آپ کو یقین دہانی کرا دی ہے۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب مسند نشین: نہیں، کس چیز پہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے، جب وہ کہہ رہے ہیں کہ جی نہیں ہوا ہے اس طرح، ٹھیک ہے بس کمیٹی کے حوالے کرنا ہے تو۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! پوزیشن بڑی کلیئر ہے، اگر مقام اے ڈی پی کے اندر واضح ہے تو وہاں پہ تھانہ بنے گا، اگر مقام واضح نہیں ہے تو اس کے اوپر گورنمنٹ کی Discretion ہے، یہ گورنمنٹ ہے، یہ جو حکومت کے اندر بیٹھے ہوتے ہیں، ان کا اپنا Discretion ہے۔ جناب سپیکر! یہ میں، (مداخلت) آپ پلیز میری، جناب سپیکر! یہ اسمبلی ہے، یہاں حکومت ہے اور حکومت کی ذمہ داری ہے، یہ کوئی تبلیغی مرکز نہیں ہے کہ Morality کے اوپر بات ہو، جہاں حکومت سمجھے کہ ضرورت ہے وہاں پر تھانہ بنے گا۔

جناب مسند نشین: لاء منسٹر! لاء منسٹر!

جناب محمد عصمت اللہ: سر! میری عرض سنیں، میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب مسند نشین: آپ عصمت اللہ صاحب! خواہ مخواہ ایشو کو بڑھانا چاہتے ہیں، اس میں کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے، اگر لاء منسٹر کو اعتراض نہیں ہے تو میں اس کو ہاؤس کو Put کر دیتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the Call Attention Notice No. 640, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes'  
Members: Yes.

Mr. Chairman: Those who are against may say 'No'.

Members: No.

جناب مسند نشین: کاؤنٹنگ کریں جی، Yes چھی چا کرے دے، ہغوی لبر اودریری، Yes کہنے والے ذرا کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب مسند نشین: تاسو کبئینی، تاسو کبئینی۔ شاہ فرمان! پلیز۔ پلیز اب No کہنے والے کھڑے ہو جائیں، No کہنے والے کھڑے ہو جائیں، پلیز۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب مسند نشین: اچھا، ابھی کاؤنٹنگ ہو چکی ہے، میرے خیال سے اس پہ بات کچھ ہو نہیں سکتی لیکن ویسے میں کہہ رہا ہوں، Yes 23 کہنے والوں کی ہے اور No 36 کہنے والوں کی ہے تو وہ تو Automatically drop ہو گئی۔ (تالیاں) لیکن میں لاء منسٹر صاحب سے Again گزارش کروں گا کہ وہ آپ کے

ساتھ بیٹھ جائیں اور یہ ایشو حل ہو جائے کیونکہ دیکھیں آپ سارے منتخب لوگ ہیں، آپ کی مرضی سے ہی ہونا چاہیے، جو بھی منتخب لوگ ہیں۔ اگر وہ کسی جگہ پہ اور Already اے ڈی پی میں ایک چیز آچکی ہے تو اس کو چینج کرنے کا کسی اور کو حق اس طرح نہیں ہے جب تک کہ کوئی Concerned MPA نہ کہے، جب تک ضرورت نہ ہو۔ میرے خیال سے لاء منسٹر پہلے بھی بیٹھنے کیلئے تیار تھے، اب بھی میں ان سے کہوں گا کہ وہ بیٹھ جائیں۔ Next item۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر! زہ یو عرض کو مہ۔

جناب مسند نشین: ہم پہ دے بانڈی کوئی، دا خو ختم شو جی۔

جناب جعفر شاہ: زما یو عرض واؤری جی۔

جناب مسند نشین: دا ختم شو، پلیز دا پریپر دئی چہ دا ایجنڈا مخی تہ بوؤ۔

جناب جعفر شاہ: جی یو منٹ، یو منٹ۔

جناب مسند نشین: جی ور کپڑی ورتہ۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ If the House is in order؟ داسی دہ سپیکر صاحب! چہی کومہ خبرہ اسمبلی پاس کپڑی او ہغہ بجت بک کبھی راشی، پہ ہغی کبھی قطعاً تبدیلی نشی راتلے According to law and according to rules نو د دوئی دا وہ چہی دا خبرہ بہ مونز پہ کمیٹی کبھی او گورو، کہ دا پہ بجت بک کبھی وی خود دے تبدیلی ہدو سوال نہ پیدا کپڑی، نہ ئے پولیس کولہی شی او نہ ئے چیف سیکرٹری کولہی شی، Nobody can do it، نو زما خیال دے چہی مونز ہاؤس۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جعفر شاہ صاحب! میرا خیال ہے، وہ کہہ رہے ہیں، تیار ہیں بیٹھنے کیلئے، میرا خیال ہے، ایشو نہیں ہوگا ان شاء اللہ۔

جناب جعفر شاہ: تو اس پہ اس طرح کا ایشو نہ بنایا جائے کیونکہ یہ کل۔۔۔۔

جناب مسند نشین: وہ ہو جائے گا، لاء منسٹر صاحب نے بھی کہہ دیا، شاہ فرمان صاحب نے بھی کہہ دیا تو میرے خیال سے اس کے بعد ایسی بحث کا فائدہ نہیں ہے اب اور۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: تو ان کو یہ یقین دہانی دلا دیں۔

Mr. Chairman: Next item: Ms. Najma Shaheen, MPA, to please move her call attention notice No. 643, in the House. Ms. Najma Shaheen, please.

محترمہ نجمہ شاہین: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ کوہاٹ کے ویمن اینڈ چلڈرن ہاسپٹل کی ایمر جنسی کی دیوار کافی عرصہ سے گرمی ہوئی ہے جس کی وجہ سے ایمر جنسی اور زچہ و بچہ غیر محفوظ ہیں، غیر محفوظ ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے آئے دن ہسپتال میں واقعات رونما ہو رہے ہیں، محکمہ صحت اس پر خصوصی توجہ دے کر اس مسئلے کو حل کرائے۔

جناب سپیکر صاحب! میرے علاقے کوہاٹ کے ہسپتال کی حالت ویسے بھی قابل رحم ہے، پھر تقریباً ایک سال سے یہ دیوار گرمی ہوئی ہے۔ چونکہ ویمن ہاسپٹل ہے اور بے پردگی کے علاوہ غیر محفوظ بھی ہے، جناب سپیکر صاحب! سب سے زیادہ فنڈنگ جو ہے تو وہ ہیلتھ کو جاتی ہے، اس کے باوجود جو ہمارا رائلٹی فنڈ ڈسٹرکٹ کو ملتا ہے، ڈسٹرکٹ کے میل ایم پی ایز میں تقسیم ہوتا ہے، اس کے باوجود یہ کوہاٹ کے جو ہسپتال ہیں یا کوہاٹ کا جو علاقہ ہے تو وہ یتیم ہے۔ اسی طرح۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: منسٹر ہیلتھ!

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: شکر یہ جناب سپیکر! محترمہ ایم پی اے صاحبہ نے جس طرح کا Issue raise کیا ہے، بالکل کیونکہ وہاں یہ ہماری رائلٹی سے جس طرح جواب میں بتایا گیا ہے کہ ٹراماسٹر بنا رہے تھے اور اس کی وجہ سے دیوار کو گرایا گیا تھا تاکہ وہاں پہنایا جائے لیکن بعد میں جو ان کو بتایا گیا کہ کل کو Road widening ہو سکتی ہے، پھر اس کو گرانا پڑے گا، اسی وجہ سے مینجمنٹ اور لوکل جو ہمارے Elected representatives ہیں، انہوں نے Decide کیا کہ اس کو ایک دوسری جگہ پہ ہسپتال کو شفٹ کیا جائے ٹراماسٹر کو، اسی وجہ سے، بہر حال اس کو میں نے، آج بھی میں نے ان سے بات کی ہے آنے سے پہلے کیونکہ یہ کال اٹینشن نوٹس بی بی کا آیا ہوا تھا اور ان کو میں نے کہہ دیا، ٹی ایم اے اس کی Look after کر رہا ہے، ان شاء اللہ، بہت جلد اس کی دیوار جو ہے Reconstruct کر دیں گے، ٹراماسٹر دوسری

جگہ پہ بنادیں گے۔ بات یہ صحیح کر رہی ہیں اور اس کو Priority پہ بنایا جائے گا ان شاء اللہ، میں نے کہہ دیا جی۔

جناب مسند نشین: جی مس نجمہ شاہین! مطمئن ہیں میرے خیال سے۔

محترمہ نجمہ شاہین: وہ دیوار گری ہوئی ہے کیونکہ وہ غیر محفوظ ہے، میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتی ہوں۔ ایک سال پہلے یا چند عرصہ ہوا ہے کہ میں ایک Patient کے ساتھ گئی ہوں ہسپتال اور الٹراساؤنڈ کیلئے وہاں ڈاکٹر کے روم میں مجھے بیٹھنا پڑا اور انہوں نے کہا کہ یہاں اکثر چوریاں ہو جاتی ہیں اور چونکہ ہسپتال میں ایک ہی الٹراساؤنڈ کی مشین ہے اور وہ۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میں ذرا ایک گزارش کرتا ہوں اپنے تمام ممبران اسمبلی سے کہ وہ ذرا سنجیدگی سے اپنی اپنی نشستوں پہ بیٹھ جائیں، یہ کاروائی ہو رہی ہے، ذرا سن لیا کریں، بجائے اس کے کہ اپنے ذاتی کام کیلئے ایک سیٹ پہ دوسری سیٹ پہ، میرے خیال سے یہ کوئی اچھا نہیں لگتا ہے۔ پلیز۔

محترمہ نجمہ شاہین: تو الٹراساؤنڈ کیلئے مجھے ایک گھنٹہ Wait کرنا پڑا کہ وہ الٹراساؤنڈ کی جو مشین ہے تو وہ ڈاکٹر کے گھر پہ ہے، چونکہ یہاں چوریوں کا خطرہ ہے اور چوری ڈکیتی کا، اسلئے اس کو ہم وہاں Safe کرنے کیلئے رکھ دیتے ہیں تو یہ حالات ہیں۔ باقی یہ ہے کہ بس اس میں اب یہ بتائیں کہ یہ کتنے عرصہ میں یہ دیوار اب مکمل ہوگی یا جو کچھ آپ کا مطلب پلان ہے، اس کو بنانے کیلئے، وہ کب کتنے عرصہ میں ہوگا؟

جناب مسند نشین: جی منسٹر ہیلتھ!

سینیئر وزیر (صحت): جی، ان کی بات بالکل صحیح ہے، اس پہ ایکسٹرا چوکیدار وغیرہ وہاں پہ لگا دیا جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ بہت جلد اس کو بنادیا جائے گا۔ ٹی ایم اے والے آپ کے ساتھ Contact کر لیں گے، آپ کو بتادیں گے کہ کتنے ٹائم میں وہ کمپلیٹ کر لے گا۔ میں اس کو خود Personally میں نے سٹاف کو کہہ دیا ہے، وہ خود مانیٹر کریں گے، ان شاء اللہ جلد از جلد اس کو کمپلیٹ کر دیا جائے گا جی۔ تھینک یو جی۔

جناب مسند نشین: آئٹم نمبر 8۔۔۔۔۔

جناب صالح محمد: جناب سپیکر! میری ایک قرارداد ہے۔

جناب مسند نشین: پہلے یہ ایجنڈا مکمل کر لیں، اس کے بعد آپ کو ٹائم مل جائے گا نا۔۔۔۔۔

جناب صالح محمد: بس ایک منٹ۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: آپ کو ٹائم مل جائے گا، یہ ایجنڈا ختم ہو جائے پھر آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

Item No. 8 and 9: Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, honourable Minister for Information, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa Journalist Welfare Endowment Fund.

(Pandemonium)

جناب مسند نشین: یہ ویسے بڑے افسوس کی بات ہے کہ اجلاس کی کارروائی ہو رہی ہے، سب کو پتہ ہے کہ ایجنڈے پہ کیا ہے اور پھر بھی میں دیکھ رہا ہوں کہ کوئی سنجیدگی سے کارروائی کو نہیں لے رہا ہے، یہ بڑی افسوسناک بات ہے۔ مولانا عصمت اللہ صاحب! پلیز، پلیز اپنی نشست پہ بیٹھ جائیں، پلیز۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر اطلاعات): میں اپنی وضاحت پیش کر دوں کہ جن لوگوں نے سٹرائیک باہر کی ہوئی ہے، ہم ان کے ساتھ ڈائلاگ کر رہے تھے، اندر کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔

جناب مسند نشین: جی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخواجر نلسٹس ویلفیئر انڈونمنٹ فنڈ مجریہ 2015 کا

زیر غور لایا جانا

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! میں Khyber Pakhtunkhwa, Journalists Welfare

Endowment Fund (Amendment) Bill, 2015 کو فوری طور پر زیر غور لانے کیلئے

تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Journalists Welfare Endowment Fund (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 and 2 stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترميمی) بابت خیبر پختونخوا جرنلسٹس ویلفیئر انڈونمنٹ فنڈ مجریہ 2015 کا

پاس کیا جانا

Mr. Chairman: Honourable Minister for Law, honourable Minister for Information, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Journalists Welfare Endowment Fund (Amendment) Bill, 2015 may be passed. Honourable Minister for Information, please.

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! میں Khyber Pakhtunkhwa, Journalists Welfare

Endowment Fund (Amendment) Bill, 2015 کو پاس کرنے کیلئے تحریک پیش کرتا

ہوں۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Journalists Welfare Endowment Fund (Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed. Mehmood Jan Sahib, Ji Mehmood Jan Sahib.

رسمی کارروائی

جناب محمود جان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ تھینک یو سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب!

ستاسو توجہ غوارمہ جی، سپیکر صاحب! ستاسو توجہ غوارمہ جی۔

جناب مسند نشین: جی وایہ۔

جناب محمود جان: سپیکر صاحب! د حاجیانو د واپسی وخت دے جی، زیات تر

حاجیان خپل ملک تہ راخی جی۔ زہ خپلہ ہم حج تہ تلے ووم جی او زما خپل دا

Experience ہم اوشو جی چہ پہ یو ملک کبئی ہم سیوا د پاکستان نہ پرائیویٹ

توور آپریٹرز نشته جی۔ پہ انڈیا کبئی، بنگلہ دیش کبئی، مونر سرہ نور نزدی

ملکونہ چہ دی، یو کبئی ہم نشته سیوا د پاکستان نہ۔ پاکستان نہ تقریباً خہ ایک

لاکھ 30 ہزار حاجیان تلی وو جی، دیکبئی 65 ہزار حاجیان چہ کوم دی

سرڪاري حڪومتي ڪوٽي باندې تلي و و جي، 65 هزار حاجيان سرڪاري ڪوٽي باندې او د هغي نه زيات تقريباً 70 هزار پرائيويت ٿوور آپريٽرز بوتلي دي۔ د گورنمنٽ طرف نه د دو لاکھ 65 هزار نه واخلة تر دو لاکھ 80 هزار روپي پوري هغوي نه پيسي اخستي شوي و و او بنه ڪافي Facilities ٿي هم ورڪري و و، تههڪ تههڪ حج ٿي پري ڪري دے۔ په دي بل سائڊ ڪه تاسو او گوري جي نو هم دغه حاجي چي دا يو پرائيويت ٿوور آپريٽر سره عي جي نو د هغه نه د چار لاکھ نه واخلة تر ساڙهي چار لاکھ روپي پوري پيسي اخستي ڪيري جي، چار لاکھ نه ساڙهي چار لاکھ پوري، دا دو لاکھ 80 هزار والا چي ڪوم دا تقريباً ساڙهي چار لاکھ ته رسي جي او بيا هغه Facilities هم نه ورڪري چي ڪوم ٿي ورته بنودلي جي، دير شنه باغونه ٿي ورته بنودلي وي چي تاسو له به مونڙه دو مره نيزدے خائي درڪوڙ، دا به ورڪوڙ، دا به ورڪوڙ خو هيخ هغه Facilities نه ورڪري ڪيري۔ نو زما تاسو ته خواست دے، دي هاڻس ته مڻي هم خواست دے جي چي په دي باندې تاسو خه ايڪشن واخلي جي او په دي پرائيويت ٿورز باندې باقاعده پابندي اولگولي شي جي او دا خنگه چي گورنمنٽ آف پاڪستان دا سرڪاري ڪسان ليري، دا په 65 هزار هم دغه رنگي د دوي دا ايڪ لاکھ 30 چي ليري نو د پرائيويت ٿورز نه د واخستي شي او گورنمنٽ آف پاڪستان د پخپله ايڪ لاکھ 30 هزار د اوليري نو عوامو ته به هم فائده وي، يو غريب خلقو ته به هم فائده وي۔ ديڪيني حج مونڙه يو عبادت د پاره عوا او هغي ڪيني هم دا پرائيويت ٿورز والا لڪهونه اخلي او پڪيني پيسي ڪماوڙي، بزنس ٿي ترينه جور ڪري دے او افسوس ما له دا راخي، نامه ٿي نه اخلمه خو زمونڙه وفاقي منسٽر چي ڪوم ديڪيني Involve دے، هغوي ته هم زما ريكويست دے او بلڪه پڪيني خلق نامه اخلي چي هغوي ته هم دا پيسي پڪيني ايڪسٽرا ملاويري، دا ڪوته ورڪري ڪيري۔۔۔۔

جناب مسد نشين: محمود جان صاحب! چونڪه دا فيڊرل سبجيڪٽ I don't know ڪه خوك صوبائي وزير د دي خوك جواب ورڪول غواري نو هم ورڪولي شي خو دا فيڊرل سبجيڪٽ دے، ڪه دي باندې تاسو خه قرارداد راوستل غواري نو قرارداد راڙي، دا به د ٿولونه بهتره وي۔۔۔۔

جناب محمود جان: زمونبرہ جی، زمونبرہ دلته صوبائی د حج اوقاف منسٹر صاحب شتہ جی، کہ هغوی جواب ور کړی، بنه به وی جی، بیا به قرارداد راؤرو۔

جناب مسند نشین: هسې خودا بدقسمتی ده چې دومره غټه فریضه دا اسلامی فریضه ده، هغې کښې خلقو سره زیاتے اوشی نو دا خودا دیر افسوسناک صورتحال دے لیکن بهر حال د دې مخ نیوے هم پکار دے، نو که صوبائی وزیر۔۔۔۔۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوٰۃ، عشر، اوقاف و حج): جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: تاسو جی، حبیب الرحمان صاحب!

وزیر زکوٰۃ، عشر، اوقاف و حج: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر! زما۔۔۔۔۔

راجہ فیصل زمان: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: جواب دے دیں آپ سن لیں۔ جی راجہ صاحب، راجہ فیصل زمان صاحب۔

راجہ فیصل زمان: سر! انہوں نے کہا ہے، حج کے منسٹر کے ریفرنس سے کہا ہے، Involvement نہیں ہے ان کی بلکہ یہ تو کہہ رہے ہیں کہ جو لوگ حج گورنمنٹ کی طرف سے کرتے ہیں، وہ تو ٹھیک ہو رہا ہے لیکن جو ٹور آپریٹرز سے کرتے ہیں، ان سے پیسے زیادہ چارج کر رہے ہیں۔ ہمارا جو منسٹر ہے، وہ گورنمنٹ کے حج کا انچارج ہے لیکن جو ان کا الزام ہے، وہ ٹور آپریٹرز پہ ہے لیکن اس پہ کوئی چیک اینڈ بیلنس ہو تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: Basically ٹور آپریٹرز کو اجازت بھی وہی دیتے ہیں، میرے خیال سے یہ دیکھنا ضرور چاہیے، یہ اکثر ہوتا ہے اور جب بھی یہ حج ختم ہو جاتا ہے، اس کے بعد شکایتیں شروع ہو جاتی ہیں تو یہ بڑی زیادتی ہے، ویسے ہی یہ تو بہت بڑا میں کہتا ہوں۔۔۔۔۔

راجہ فیصل زمان: بالکل نہیں ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو لوگ Facilities اٹھا رہے ہیں، اس پہ چیک اینڈ بیلنس ہونا چاہیے، ہم خود بھی آپ کو سپورٹ کریں گے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ کچھ منسٹر صاحب کے اکاؤنٹ میں بھیج رہے ہیں، یہ بات غلط ہے۔ منسٹر صاحب کے اکاؤنٹ میں کچھ بھی نہیں جاتا، میں اس کی Clearance کردوں۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ ویسے ٹور آپریٹرز بڑے اچھے اچھے خواب دکھاتے ہیں، وہاں جانے کے بعد وہ خواب ٹوٹ جاتے ہیں۔ جی مسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ، عشر، اوقاف و حج: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر۔ زما ورور چچی کومہ خبرہ او کرہ، بنہ دغہ تہ ئے توجہ زمونرہ را او گر خولہ، اگر چہ ستاسو د وینا مطابق دا فیڈرل سبجیکٹ دے خو Anyhow مونرہ مسلمانان یو او د دے دغہ سرہ زمونرہ اصلیت کبنی د حکومت دومرہ Capacity شتہ نہ خنگہ چچی دا دیوئلپمنٹیل کارونہ پہ کنٹریکٹ سسٹم باندی کیری او خہ دیوئلپمنٹیل کیری نو دا دیوئلپمنٹیل خکہ %100 نہ کیری، تھرو کنٹریکٹرز چچی کوم دے پہ دے وجہ کیری چچی لکہ د حکومت دومرہ Capacity نشتہ، زمونرہ د حکومت دومرہ Capacity نشتہ۔ لکہ دا سبر کال چچی کومے واقعہ گانی شوے دی او پہ لویہ پیمانہ باندی Internationally د هغی خلاف یو زبردست دغہ شروع دے، حالانکہ حکومت د هغه خائی د سعودی حکومت مکمل طور یعنی انتظامات ئے بالکل تھیک کری وو، توجہ غوارمہ جی، خومرہ جی د تھور آپریٹرز دا یو خبرہ دہ، مونرہ لہ یو قرارداد پکار دے چچی د فیڈرل گورنمنٹ نہ دغہ او کپرو چچی کومو خلقتو تہ کوم Criteria مقرر شی، پہ کوم شرائطو باندی Terms of reference باندی کوم اولیبرلی شی نو هغلته %100 بیا هغه Achieve کول غواری چچی پہ هغی کبنی بیا دھو کہ دپرا کہ نہ وی، نو دا۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: تھیک شو، چیک ایند بیلنس پکار دے، داسی پہ رندو کھاتو کبنی د خلقتو تہ دا نہ ورکوی چچی۔۔۔۔۔

وزیر زکوٰۃ، عشر، اوقاف و حج: اصلیت کبنی هغوی خو چچی کوم شرائط ایبنی وی، د هغی مطابق خلق چچی کوم دے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جناب صالح محمد صاحب!

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب صالح محمد: جناب سپیکر! Rule 240 کو 124 کے تحت سسپنڈ کیا جائے تاکہ قرارداد پیش کی جا سکے۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

(عصر کی اذان)

Mr. Chairman: And those who are against it may say 'No'.

\_(The motion was carried)\_

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Ji, Salih Muhammad Sahib.

قراردادیں

جناب صالح محمد: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ روٹ پر مٹ کی Renewal لیٹ ہونے پر ٹریفک پولیس پانچ ہزار روپے جرمانہ کرتی ہے جبکہ Renewal پر بھی لیٹ ہونے سے ماہانہ 520 روپے پر اونٹنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی جرمانہ وصول کرتی ہے اور یہ دوہرا جرمانہ ایک جرم میں قانون کی سراسر خلاف ورزی ہے جسے ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ دوسری قرارداد ہے، یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: دایو خواوشی کنہ، صالح محمد صاحب؟

جناب صالح محمد: بنہ جی، بنہ۔

جناب مسند نشین: اس پہ کون جواب دینا چاہے گا، منسٹر؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: شاہ فرمان صاحب۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! چیک کر لیتے ہیں، اگر دوہرا جرمانہ ہے، ایک ہی جرم کے اوپر اگر دو جرمانے لئے جاتے ہیں تو یہ غلط ہے، اس کو Verify کرتے ہیں اور اس کو Rectify کرتے ہیں، ان شاء

اللہ۔

جناب صالح محمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرا دی تو دوسری قرارداد۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اس کو تو پہلے ایوان میں وہ کر دیں نا؟

جناب عبدالستار خان: اس کو پاس کرائیں۔

جناب مسند نشین: اس کی منظوری لے لیں پھر۔ Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ji, Salih Muhammad Sahib.

جناب صالح محمد: جناب سپیکر! یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ محکمہ ٹرانسپورٹ کے پی کے نے انٹر ڈویژنل اور انٹر پراونشل روٹ پر مٹ کے اجراء کیلئے اے کلاس کیلئے نو سال، بی کلاس کیلئے گیارہ سال مقرر کئے ہیں جبکہ پنجاب، سندھ، بلوچستان میں ایم وی ای کے فٹنس سرٹیفکیٹ پر مٹ جاری کیا جاتا ہے۔ ہمارے صوبہ کے پی کے میں باقی صوبوں کی طرح روٹ پر مٹ کا اجراء نہیں کیا جاتا، اس پابندی سے محکمہ ٹرانسپورٹ کی آمدن میں بھی کمی ہوتی ہے اور ٹرانسپورٹرز کو مشکلات کا سامنا بھی ہے، لہذا صوبہ خیبر پختونخوا میں پابندی ختم کر کے روٹ پر مٹ کا اجراء کیا جائے۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب، شاہ فرمان!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! صوبہ خیبر پختونخوا کے اندر بڑی ساری لیجسلییشن اور ریفرمز ہوئے ہیں، ہم یہ Criterion set نہیں کر سکتے کہ اگر کوئی چیز پنجاب کے اندر نہیں ہے تو یہاں نہیں ہونی چاہیے یا اگر کوئی چیز یہاں ہے تو وہ پنجاب میں بھی ہونی چاہیے۔ ٹرانسپورٹ منسٹر کے ساتھ بات کر لیتے ہیں، اس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بات کر لیتے ہیں اور ان سے جواب مانگتے ہیں کہ ان کا اس کے اوپر کیا Comments ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کسی مقصد کے تحت کی ہو لیکن جب تک ہم ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ سے ان کا Input نہ لیں، اس کے اوپر اسمبلی کے اندر کوئی فیصلے کی پوزیشن میں ہم نہیں ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ٹرانسپورٹ منسٹر ہو یا Next time ان کے ڈیپارٹمنٹ سے آپ اس ریویژن کے حوالے سے اگر آپ خود بھی ان سے Comments مانگ لیں تو یہ ہمارے لئے آسانی ہو جائے گی۔

جناب مسند نشین: صالح محمد صاحب! اگر منسٹر صاحب کے ساتھ آپ کر لیں، بیٹھ جائیں تو بہتر ہی ہوگا، صالح صاحب! آپ کا مسئلہ حل ہو جائے تو بہتر ہے میرے خیال سے۔  
جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں اس کو موؤ کر لیں۔  
جناب صالح محمد: موؤ کرنا تو زیادہ بہتر ہے۔

جناب مسند نشین: جی شاہ فرمان!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ڈیفنڈ کر لیں یہ، جو پہلی ریزولوشن ہے، اس پر جناب سپیکر، جناب سپیکر!  
جناب مسند نشین: جی صالح محمد صاحب! کیا کرنا ہے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! جو پہلی ریزولوشن تھی، اس کے اندر بھی میں نے یہ بات کی کہ اگر ایک سزا کیلئے دو جرمانے ہیں تو اس کے اوپر ہم بات کر سکتے ہیں۔ وہ بھی ہم بات کر لیتے ہیں کہ کیا واقعی ایسا ہے کہ ایک جرم کی دو سزائیں ہیں یا اگر ایسا نہیں ہے تو اس کے اوپر ہم سوچیں گے لیکن یہ تو ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی ہے، ان سے Input لیں گے، ان سے کہیں گے کہ آپ Justify کریں، اگر وہ Justify کرتے ہیں تو ہمارے پاس اس کے Reasons ہونے چاہئیں تو بہتر ہے کہ آپ رپورٹ مانگ لیں، اس وقت تک آپ اس کو یا ڈیفنڈ کریں یا اس کے اوپر رپورٹ مانگ لیں ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ سے۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those-----

(Interruption)

جناب مسند نشین: جی؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: دا کمیٹی، نہیں نہیں۔

جناب مسند نشین: ریفر کرم؟

(قطع کلامیاں)

Mr. Chairman: Okay. Referred to the concerned Committee. Okay.

جناب صالح محمد: سپیکر صاحب! دا ڈیفنڈ کر لیں چھی منسٹر صاحب راشی، بیا بہ نئے اوکرو۔

جناب مسند نشین: جناب سلیم خان صاحب! جی، سلیم خان صاحب۔

جناب سلیم خان: شکریہ، شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ ایک قرارداد سر! میری ہے۔

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ضلع چترال رقبے کے لحاظ سے اس صوبے کا سب سے بڑا ضلع ہے، یہاں پر شرح خواندگی 70 فیصد سے زائد ہے اور لوگ تعلیم حاصل کرنے کیلئے بہت زیادہ شوقین ہیں۔ یہاں پر الگ تعلیمی بورڈ نہ ہونے کی وجہ سے ہر سال 30 ہزار سے زائد طالب علم پشاور بورڈ کے ساتھ منسلک ہو کر امتحان دیتے ہیں جو کہ طالب علموں کیلئے انتہائی پریشانی کا سبب بنا ہوا ہے۔ ایک ڈی ایم سی نکالنے کیلئے بھی ایک غریب طالب علم کو چترال سے پشاور آنا پڑتا ہے، لہذا صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے پر زور مطالبہ کرتی ہے کہ ضلع چترال میں الگ ایک انٹر میڈیٹ بورڈ بنایا جائے تاکہ لوگوں کو تعلیم کے حصول میں آسانی رہے۔

جناب مسند نشین: جی شاہ فرمان صاحب!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! صوبے کے اندر پہلے ایک بورڈ ہوتا تھا، اب بہت سارے بورڈز بن گئے ہیں لیکن اس کے اوپر بھی ایک اعتراض یہ آتا ہے کہ کہیں ایک بورڈ کے اندر Marking lenient ہوتی ہے، دوسرے بورڈ کے اندر Marking tough ہوتی ہے اور اس کے اوپر بھی کہ Uniformity کیلئے کہ میرٹ ایک جیسا ہو، وہ ایک ہی بورڈ صوبے کے اندر ہونا چاہیے۔ یہ چترال کا معاملہ Different ہے کیونکہ وہ Far-flung area ہے اور اس کے اندر Geographically بھی بڑا مشکل لیکن ضروری یہ ہے کہ ہم اس کے اوپر ایجوکیشن منسٹر کے ساتھ بات کر لیں کیونکہ ایجوکیشن کے اندر بہت زیادہ ریفرمز ہیں کہ اس کے اوپر کیا Viewpoint ہے اور کیوں ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ Important point ہے لیکن یا تو آپ رپورٹ کا کہیں یا پھر ایجوکیشن منسٹر کے ساتھ بیٹھ کے بات کر لیں تاکہ اس کا حل نکل آئے اور ایجوکیشن جو گورنمنٹ کی پالیسی ہے، کیا اس کے ساتھ یہ آن لائن ہے کہ نہیں؟ ایجوکیشن منسٹر۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میرے خیال سے اس کو ڈیفنڈ کر دیتے ہیں، جب منسٹر صاحب آجائیں تو ان کے ساتھ بیٹھ کے آپ کا مسئلہ حل کر لیتے ہیں، یہ تھوڑا سا جو محکمے کے افسران صاحبان یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، اس میں کچھ محکمے اسٹیبلشمنٹ، ایکسٹرنل اینڈ ٹیکسیشن، فوڈ، ہیلتھ، انڈسٹری، ان کے افسران آج کوئی بھی موجود نہیں ہیں

تو یہ بڑی افسوسناک بات ہے، ان کو بار بار کہا جا رہا ہے کہ اسمبلی سیشن کے دوران تمام افسران جو ہیں، وہ اپنی حاضری یقینی بنائیں۔ تو یہ بڑی افسوسناک بات ہے۔

The sitting is adjourned till 03:00 pm of 16<sup>th</sup> November, 2015.

---

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 16 نومبر 2015ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)